بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا رَحۡمَةً لِّلۡعَالَمِيۡنَ ﷺ

فضائلِ توبہ

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

والصلوٰۃ والسلام علی من کان نبیاً و آدم بین الماء ولطین

وعلی آلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین

مقدمہ

اما بعد! اس رسالہ میں فقیر توبہ کے متعلق مختصراً عرض کرتا ہے۔ تفصیل کے لئے "احیاء العلوم" کا اردو ترجمہ "انطاق المفهوم" پڑھئے۔ لغت میں توبہ بمعنی رجوع اور شریعت مطہرہ میں گناہوں سے باز آنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا مومن کا پہلا قدم ہے اور سالکانِ راہِ طریقت کی ہدایت اسی میں ہے اور یہ مومن کیلئے ضروری ہے۔ اسلئے کہ آغاز پیدائش سے آخر عمر تک گناہوں سے پاک رہنا فرشتوں سے ہی ہوسکتا ہے۔ انسان سے (علاوہ انبیاء علیہم السلام کے) ناممکن ہے اور تمام عمر معصیت میں گرفتار رہنا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کرنا شیطان کا کام ہے۔ توبہ سے معصیت کا راستہ ترک کرنا اور اطاعت الٰہی اختیار کرنے کا کام آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا ہے جو کوئی توبہ کرکے گزشتہ تقصیرات کا علاج کر لیتا ہے گویا اس نے آدم علیہ السلام سے اپنی نسبت درست کر لی مگر تمام عمر اطاعت میں بسر کرنا آدمی سے ممکن نہیں۔ کیونکہ ابتدائے آفرینش ہی سے اس کو ناقص اور بے عقل بنایا گیا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر شہوتِ نفسانی کو اس پر مُسلَّط کر دیا گیا ہے اور یہ شہوتِ نفسانی شیطانی ہتھیار ہے اور عقل کو جو شہوت کی دشمن ہت اور فرشتوں کے جوہر کا نور ہے، اور یہ اس کے بعد پیدا کیا گیا ہے، کیونکہ شہوت غالب ہوگئی تھی اور اس نے دل کے قلعہ کو زبردستی قبضہ میں کر لیا تھا۔ تو عقل بضرورت پیدا کی گئی اور توبہ و مجاہدہ کی ضرورت پیش آئی تاکہ فتح حاصل کی جائے اور اس قلعہ کو شیطان کے ہاتھوں سے چھین لیا جائے۔

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ توبہ انسان کی ضرورت ہے اور یہ اہلِ ایمان کا پہلا قدم ہے۔ جب شریعت اور عقل کے نور سے بیداری حاصل ہوگی اور وہ ہدایت اور ضلالت (یعنی گمراہی) میں تمیز کر سکے گا۔ بلکہ یہ تو ایک فریضہ ہے جس کے معنی ضلالت و گمراہی سے واپس ہونا اور ہدایت کے راستہ پر قدم اُٹھانا ہے۔

﴾فضائلِ توبہ﴿

قرآنِ مجید: (۱)اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا ط

(پارہ ۲۸،سورۃ التحریم،آیت ۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔(کنزالایمان)

(۲)اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰہَ (پارہ ۲۸،سورۃ الحشر،آیت ۱۹)

ترجمہ: اوران جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے(کنزالایمان)

اوراس نے گویا اس کی بھیجی ہوئی کتابوں کو پسِ پشت ڈال دیا،گویا انہوں نے اپنے حال پر رحم نہیں کیا اور اپنے آپ گناہوں سے نہیں بچایا اور آخرت کے لئے کوئی نیکی نہیں کی،فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات پسند کرتا ہے،اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے۔

(۳)اورفرماتا ہے: ھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْ عَنِ السَّیِّاٰتِ (پارہ ۲۵،سورۃ الشوریٰ،آیت ۲۵)

ترجمہ: وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔(کنزالایمان)

فائدہ: امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ بندوں کے گناہوں کی کثرت کے باوجود درگزر فرماتا ہے ورنہ اگر سزا دینے پہ آئے تو انسان تباہ و برباد ہو جائے۔

(۴)اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (سورۃ النور،پارہ ۱۸،آیت ۳۱)

ترجمہ: اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

فائدہ: گویا جو کوئی فلاح کا امیدوار ہے اسے چاہئے کہ توبہ کرے۔اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ توبہ سے فلاح ونجات نصیب ہوگی بلکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا،گناہوں سے توبہ کرنے والا شخص اس کی طرح ہے جس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو۔

اس کے علاوہ اور بھی آیات بکثرت ہیں۔خوفِ خدا تعالیٰ رکھنے والے کے لئے اتنا کافی ہے۔

﴾احادیثِ مبارکہ﴿

(۱)رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے مغرب کی جانب سے آفتاب نکلنے (قیامت) سے پہلے توبہ کی اسکی توبہ قبول ہوگی۔

(۲)حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا ہے کہ گناہ سے پشیمان ہونا توبہ ہے۔

(۳)حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ مخلوق کے راستے میں جو لاف کی جگہ ہے مت کھڑے ہو جو کوئی وہاں کھڑا ہوتا ہے تو جو کوئی گزرتا ہے اس پر ہنستا ہے اور اگر کوئی عورت یہاں پہنچ جاتی ہے تو اس سے بڑی باتیں کرتا ہے اور وہ شخص وہاں سے اس وقت تک نہیں ہٹتا جب تک دوزخ اس پر واجب نہیں ہو جاتی مگر یہ کہ وہ توبہ کرے۔

(۴)حضور نبی پاک ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ میں ہر روز ستر (۷۰) بار اِستغفار کرتا ہوں۔ (یہ تعلیمِ امت کے لئے تھا۔اُویسی غفرلہٗ)

(۵)حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی گناہ سے توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کاتبِ اعمال فرشتوں کو بھلا دیتا ہے یعنی ہاتھ پاؤں اور اس محل کو جہاں سے معصیت اور گناہ سرزد ہوا ہے، فراموش کر دیتا ہے اور جب وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتا ہے تو اس کی معصیت پر کوئی گواہ نہیں ہوتا۔

(۶)حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سکراتِ موت (موت کے غرغر) سے پہلے تک توبہ بھی قبول فرمالیتا ہے۔

(۷)حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے لئے دستِ کرم فراخ فرمایا ہے جو دن میں گناہ کرے اور رات تک توبہ کرے اور اس کے لئے جو رات میں گناہ کرے اور دن تک توبہ کرے۔ وہ اس وقت تک توبہ قبول فرمائے گا جب تک آفتاب مغرب سے نکلے۔

(۸)حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! توبہ کرو میں ہر روز سو بار توبہ کرتا ہوں۔

(۹)آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو گنہگار نہ ہو لیکن اچھے گناہ گار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔ (اچھے گنہگار اس لئے فرمایا کہ وہ توبہ کر کے اچھے ہو گئے اس لئے نہیں کہ انہوں نے گناہ کئے۔رضوی)

(۱۰)حدیثِ پاک میں ہے کہ جو کوئی گناہ سے توبہ کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو۔

(۱۱)فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ گناہ سے توبہ یہ ہے کہ پھر کبھی اس کا قصد نہ کرے۔

(۱۲)حضور اکرم ﷺ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ (پارہ۸،سورۃ الانعام،آیت ۱۵۹)

ترجمہ: وہ جنہوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہو گئے اے محبوب تمہیں ان سے کچھ علاقہ نہیں۔(کنزالایمان)

یہ لوگ (یعنی دین کو پرگندا کرنے والے) اہلِ بدعت ہیں، ہر گنہگار کی توبہ قبول ہوتی ہے مگر اہلِ بدعت (یعنی ،جنہوں نے بدمذہب نکالے جیسے مرازائی،شیعہ،وہابی،دیوبندی،پرویزی وغیرہم) کی توبہ قبول نہیں۔

(۱۳) حضورﷺ کا ارشاد ہے کہ جب حضرت ابرہیم علیہ السلام کو آسمان پر لے گئے تو انہوں نے زمین پر ایک مرد کو دیکھا جو ایک عورت سے زنا کر رہا تھا آپ نے اسی وقت اس شخص کیلئے بدعا فرمائی اس وقت وحی آئی اے ابراہیم! ان بندوں کو درگزر کرو! کہ یہ تین کاموں میں سے ایک کام کریں۔ یا توبہ کریں گے اور میں اس کو قبول کروں گا۔ یا وہ مغفرت چاہیں گے، میں ان کو بخش دوں گا۔ یا ان کے ہاں ایسا فرزند پیدا ہوگا جو میری بندگی کرے گا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ میرے ناموں میں ایک نام صُبور ہے۔

(۱۴) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس بندے نے اپنے گناہوں سے ندامت کا اظہار کیا پھر ایسا نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے طلب مغفرت سے پہلے نہ بخش دیا ہو (یعنی پشیمان ہونے والے کو اللہ تعالیٰ اس کی طلب مغفرت سے پہلے ہی بخش دیتا ہے)۔

(۱۵) حضور اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جانب مغرب میں ایک دروازہ ہے جس کی وسعت ستر (۷۰) سالہ یا چالیس (۴۰) سالہ راہ ہے اس دروازہ کو اللہ تعالیٰ نے توبہ کیلئے کھول دیا ہے۔ یہ دروازہ جب سے زمین و آسمان پیدا کئے گئے کھلا ہے۔ اور جب تک آفتاب مغرب طلوع نہ کرے یہ کھلا رہے گا۔ (یہ دروازہ بند نہیں ہوگا)۔

(۱۶) حضور اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سوموار اور جمعرات کے دن بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں جو شخص توبہ کرتا ہے اس کے اعمال قبول کر لئے جاتے ہیں اور جو مغفرت چاہتا ہے اس کو بخش دیا جاتا ہے اور جو اولاد کا خواہاں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اولاد عطا فرماتا ہے اور جن دلوں میں کینہ بھرا ہے ان کو اسی طرح چھوڑ دیتا ہے۔

(۱۷) حضورﷺ کا ارشاد ہے، توبہ کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ سے اس اعرابی سے زیادہ خوشی ہوتی ہے کو لق و دق صحرا میں سو گیا ہو اور اس کا اُونٹ جس پر مال و متاع لدا ہے۔ جب سو کر اُٹھے تو اس اُونٹ کو نہ پائے اس کی تلاش میں لگ جائے پھر اس کو یہ خوف پیدا ہو کہ وہ بھوک اور پیاس سے مرجائے گا اور وہ اپنی جان سے بیزار ہو کر کہے کہ اس سے بہتر ہے کہ مجھے موت آجائے اور وہ تلاش سے باز رہ کر پھر اپنی جگہ لوٹ آئے اور ہاتھ پر سر رکھ کر لیٹ کر سو جائے تا کہ اس حال میں موت آجائے۔ اس کو نیند آجائے پھر جب وہ سو کر اُٹھے تو دیکھے کہ اس کے سرہانے وہ اُونٹ تمام سامان کے ساتھ موجود ہے۔ اس وقت وہ شکرِ الٰہی بجالائے اور کہے اے اللہ! تو میرا آقا ہے میں

تیرا بندہ ہوں ،خوشی کی شدّت میں اس کی زبان لڑکھڑائے اور غلطی سے کہے کہ الٰہی تو میرا بندہ ہے، میں تیرا خدا ہوں ،خوشی کے مارے صحیح الفاظ زبان سے ادا نہ ہوسکیں ،تو اس بندے کی خوشی سے زیادہ ،اللہ تعالیٰ کو اس بندے کی توبہ سے خوشی ہوتی ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے کوئی توبہ کرے یا نہ کرے پرواہ نہیں لیکن بندوں پر بہت بڑا مہربان ہے کہ جب کوئی بندہ گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں ۔اسے حضور پاک ﷺ نے مثال دے کر سمجھایا تا کہ امتی توبہ میں غفلت نہ برتے۔

(۱۸)حضور پاک ﷺ نے فرمایا،اے فلاں! ہر برائی کے بعد نیکی کر،نیکی اس کو محو کردے گی۔اگر تم اتنے گناہ کرو کہ (ان کے ڈھیر) آسمان تک پہنچیں اور اس کے بعد توبہ کرو تو توبہ قبول ہوگی۔

(۱۹)حضور علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی بندہ ایسا بھی ہوگا کہ وہ اپنے گناہ کے سبب سے بہشت میں جائے گا۔صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! یہ کس طرح حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ گناہ کرکے پشیمان ہوتا ہے تو وہ ندامت بہشت میں داخل ہونے تک اس کے ساتھ رہتی ہے۔

فائدہ: علمائے کرام نے فرمایا کہ ایسے تائب کے حق (جس کا اوپر ذکر ہوا) ابلیس کہتا ہے کہ کاش میں اس کو گناہ میں مبتلا نہ کرتا۔

(۲۰)سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا،نیکیاں گناہوں کو اس طرح مٹادیتی ہیں جس طرح پانی کپڑوں کے میل کو دور کردیتا ہے۔

(۲۱)حضور علیہ التحیۃ والثناء فرماتے ہیں کہ جب ابلیس ملعون ہوا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ الٰہی! تیری عزت کی قسم جب تک انسان کو جسم میں جان ہے اس کے دل سے نہیں نکلوں گا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت کی قسم! جب تک وہ جیتا رہے گا میں توبہ کا دروازہ اس پر بند نہیں کروں گا۔

(۲۲)ایک حبشی سرورِ عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور ﷺ میں نے بہت گناہ کئے ہیں کیا میری توبہ قبول ہوگی؟ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا ضرور قبول ہوگی! یہ سن کر وہ واپس چلا گیا اور پھر دریافت کیا کہ جب میں گناہ میں مبتلا تھا تو کیا اللہ تعالیٰ مجھے دیکھتا تھا آپ نے فرمایا،ہاں وہ دیکھتا تھا۔حبشی نے یہ سن کر نعرہ مارا اور زمین پر گر کر جان دے دی۔

(۲۳)نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص بہت گنہگار تھا اس نے توبہ کرنا چاہی لیکن وہ اس شک میں پڑ

گیا کہ اس کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں۔لوگوں نے اسے اس دور کے عابد کا پتہ بتلایا،اس کے پاس جا کر اس نے کہا کہ میں بڑا گنہگارہ ہوں، میں ننانوے قتل کئے ہیں، کیا میری توبہ قبول کر لی جائے گی؟ عابد نے جواب دیا کہ نہیں! اس نے غصہ میں اس کو قتل کردیا۔اس طرح سو قتل پورے ہوگئے اس کے بعد اسے وقت کے بڑے عالم کا پتہ دیا گیا،وہ اس عالمِ دین کے پاس پہنچا اوران سے دریافت کیا کہ میں سو قتل کئے ہیں کیا میری توبہ قبول ہوجائے گی؟ انہوں نے کہا،ہاں۔لیکن تم نے اپنی جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جاؤ کہ یہ جگہ تمہارے لئے جائے فساد ہے،تم فلاں جگہ چلے جاؤ کہ وہ مقام صلاح ہے۔چنا چہ وہ اپنی جگہ سے بتائے ہوئے مقام پرروانہ ہوگیا۔لیکن اثنائے راہ میں ہی وہ رحلت پا گیا۔عذاب اور رحمت کے فرشتوں میں اختلاف پیدا ہوگیا۔ان میں سے ہرایک کا یہ دعویٰ تھا کہ یہ ہماری سرزمین میں مرا ہے۔بارگاہِ الٰہی سے حکم ہوا کہ زمین کوناپو کہ وہ زمین فساد سے قریب ہے یاز مین صلاح سے۔فرشتوں نے جب زمین ناپی وہ اہلِ صلاح کی زمین سے ایک بالشت قریب تھا۔اس پر رحمت کے فرشتوں نے اس کی روح قبض کی۔اس سے معلوم ہوا کہ لازم نہیں کہ عصیاں کا پلّہ اس کے مقابلہ میں بھاری ہونا چاہئے۔اگر چہ وہ مقدار تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔یہی نجات کا ذریعہ ہے۔

نـــــوٹ: بقدرِ ضرورت چنداحادیث مبارکہ لکھی ہیں ورنہ احادیثِ مبارکہ فضائلِ توبہ میں بکثرت ہیں اور یہ تمام احادیث "کیمیائے سعادت" کے ترجمہ " شاھراہِ ھدایت" ازفقیر سے لی ہیں۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: غور فرمایئے کہ اللہ کو توبہ کرنے والا بندہ کتنا پیارا لگتا ہے کہ اس کے نہ صرف گناہ معاف فردیتا ہے بلکہ اس کی طرف داری فرما کر بخشش کے اسباب خود بناتا ہے اگر چہ وہ اسباب کامحتاج نہیں،خواہ وہ بندہ کتنا ہی بڑا گنہگار کیوں نہ ہو مثلاً حدیث شریف میں مذکورہ شخص کا حال ظاہر ہے کہ علاوہ دوسرے گناہوں کے ایک سو قتلِ عَمَد (یعنی،جان بوجھ کر) کر چکا تھا جس کے ایک قتل کی سزا جہنم ہے۔ **كما قال الله تعالىٰ : وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ** (پارہ۵،سورۃ النسآء،آیت ۹۳)

ترجمہ: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔(کنزالایمان)

اورطرف داری کا یہ حال ہے کہ عذاب وثواب کے فرشتوں کا جھگڑا ہوتو اللہ نے بجائے گناہوں کی گرفت کے زمین کے اس حصّہ کو بڑھنے کا حکم فرمایا جو بخشش کا موجب تھا یعنی وسیلہ اولیاء کرام رحمہم اللہ۔

فائدہ: حدیث شریف کیمیائے سعادت میں مختصراً لکھی گئی ہے،تفصیلی بیان بخاری شریف وغیرہ اوران کی شروح میں ہے فقیر طوالت سے بچ کر چند فوائد عرض کرتا ہے:

(۱) حدیث شریف میں رسول اکرم ﷺ کے علمِ غیب کی وسعت قابلِ غور ہے کہ واقعہ نا معلوم کس دور میں ہوا لیکن آپ ﷺ نے ایسے وثوق سے بیان فرمایا ہے کہ گویا آپ ﷺ چشمانِ مبارک سے دیکھ کر بیان فرمارہے ہیں۔

(۲) مشکلات کے وقت اللہ والوں کے پاس جا کر ان کے وسیلے سے مشکلات حل کرانا منشائے ایزدی ہے۔

(۳) اللہ کو اللہ والوں کے مراکز و مقامات ایسے محبوب ہیں کہ ایسے بڑے گنہگار کے نہ صرف گناہ معاف فرمادیئے بلکہ جنت کی نوید فرمائی صرف اس لئے کہ اس گنہگار کی موت اہلِ صلاح کی بستی کے قریب واقع ہوئی۔

(۴) اللہ والوں کے مراکز ومقامات اور مزارات کی طرف سفر کرکے جانا رضائے الٰہی کا موجب ہے جنہوں نے مزارات پر جانے اوران کی طرف سفر کرنے کو شرک کہا اور استدلال حدیث لَا تَشُدُّ الرِّ حَالَ[1] سے کیا یہاں تک کہ مزارِ رسول ﷺ کے سفر کو بھی حرام وشرک کہا تو اس کے جوابات دیکھئے فقیر کا رسالہ "شرح حدیث لَا تَشُدُّو الرِّ حَالَ"۔

[1] (صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ و المدینۃ، الجزء ٤، الصفحۃ ٣٧٦، الحدیث ١١١٥)

اقوالِ سلف (رحمھم اللّٰہ)

شیخ فُضَیل بن عیاض نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو حکم کیا کہ گنہگاروں کو بشارت دے دو کہ اگر وہ توبہ کریں گے تو میں قبول کروں گا اور میرے دوستوں کو یہ وعید سناؤ کہ اگر میں ان کے ساتھ عدل سے پیش آؤں تو سب کو سزا دوں (سب مستحق سزا ہوں گے)۔

مزید اقوال "انطاق المفهوم" ترجمہ "احیا ء العلوم" میں پڑھیئے۔

حکایت

حکایت: ایک جوان تھا جب بھی گناہ کرتا تو اسے اپنے دفتر (رجسٹر) میں لکھ لیتا تھا، ایک دفعہ اس نے کوئی گناہ کیا، جب لکھنے کے لئے دفتر کھولا تو دیکھا اس میں اس آیت کے سواء کچھ بھی نہیں لکھا ہوا تھا: فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ ط (پارہ١٩، سورۃ الفرقان، آیت ٧٠)

ترجمہ: تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔(کنزالایمان)

شرک کی جگہ ایمان، بدکاری کی جگہ بخشش، گناہ کی جگہ عصمت اور نیکوکاری لکھ دی جاتی ہے۔

فائدہ: اس کی وجہ صرف اس کی توبہ تھی کہ وہ نہ صرف گناہ دفتر میں لکھ لیتا تھا بلکہ ساتھ توبہ بھی کر لیتا تھا۔ قیامت میں

ایسے بہت سے خوش قسمت ہوں گے کہ ان کے سامنے ان کے اعمال نامے پیش کئے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ انہیں پڑھو جب وہ اوّل تا آخر تک پڑھ لیں گے ان میں گناہ ہی گناہ ہوں گے پھر حکم ہوگا کہ انہیں موڑ کر پیچھے دیکھو جب دیکھیں گے تو تمام اعمال نامے نیکی ہی نیکی ہوں گے۔ وہ بھی صرف اسی وجہ سے کہ ایسے لوگ گنا ہوں پر فوراً توبہ کر لیتے ہوں گے۔

حکایت: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے، آپ نے ایک جوان کو دیکھا جو کپڑوں کے نیچے شراب کی بوتل چھپائے چلا آرہا تھا، آپ نے پوچھا اے جوان! اس بوتل میں کیا لئے جا رہے ہو؟ جوان کیسے کہے کہ اس بوتل میں شراب ہے؟ اس وقت اس جوان نے دل ہی دل میں دعا مانگی، اے اللہ! مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روبرو شرمندگی اور رُسوائی سے بچا! میرے عیب کو ڈھانپ لے، میں پھر کبھی شراب نہیں پیوں گا۔ جوان نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جواب دیا، امیر المؤمنین! یہ سرکہ ہے، آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ تو سہی چنا چہ آپ نے دیکھا تو وہ سرکہ تھا۔

درسِ عبرت: غور کیجئے بندہ ایک بندے کے ڈر سے خلوصِ دل سے تائب ہوتو اللہ عزوجل نے اس کی شراب کو سرکہ میں تبدیل کر دیا، اسی طرح اگر کوئی گنہگار اپنے گنا ہوں پر شرمندہ ہو کر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نافرمانیوں کو فرمانبرداری کے ساتھ نیکی میں تبدیل کر دیتا ہے (جیسا کہ اس جوان کے لئے ہوا جو اپنی برائیاں اپنے دفتر میں لکھ لیتا تھا)

عزیزو! زندگی چند روزہ ہے موت کا علم نہیں اسی لئے اپنے گناہوں سے ہر وقت توبہ کر لیا کریں تا کہ مرنے کے بعد بخشش اور نجات نصیب ہے۔

حکایت: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں حضور ﷺ کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھ کر باہر نکلا، راستہ میں مجھے ایک عورت ملی، اس نے مجھ سے پوچھا میں نے ایک گناہ کر لیا ہے، کیا میں توبہ کر سکتی ہوں، میں نے پوچھا تو نے کونسا گناہ کیا ہے؟ عورت بولی، میں زنا کیا تھا اور جب اس زنا سے ایک بچہ پیدا ہوا تو میں نے اس کے قتل کر دیا، میں نے کہا تو تباہ ہوگئی، تیرے لئے کوئی توبہ نہیں ہے، عورت بے ہوش ہو کر گر پڑی اور میں اپنی راہ چل دیا، تب میرے دل میں خیال آیا، میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھے بغیر یہ بات کیوں کہہ دی۔ چنا چہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور سارا واقعہ عرض کیا، حضور ﷺ نے فرمایا، تم نے بہت بُرا کیا، کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی: وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ (پارہ ۱۹، سورۃ الفرقان، آیت ۶۸)

ترجمہ: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود کو نہیں پوجتے۔ (کنز الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جونہی میں نے یہ بات سنی میں اس عورت کی تلاش میں نکلا اور ہر کسی سے پوچھنے لگا مجھے اس عورت کا پتہ بتلاؤ جس نے مجھ سے مسئلہ پوچھا تھا یہاں تک کہ بچے مجھے پاگل سمجھنے لگے، بالآخر میں نے اس عورت کو تلاش کر ہی لیا اور اسے یہ آیت سُنائی جب میں فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ط (پارہ ۱۹، سورۃ الفرقان، آیت ۷۰) ﴿ترجمہ: تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔﴾ تک سنا چکا تو وہ خوشی سے دیوانی ہوگئی اور کہنے لگی میں اپنا باغ اللہ اور رسول کیلئے بخش دیا۔ (جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

درسِ عبرت: اس خاتون کی توبہ ایسی قبول ہوئی کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس خاتون کو تلاش کرنے میں کتنی مشقت اُٹھانی پڑے۔

عتبہ کا عجیب واقعہ: عتبہ الغلام علیہ الرحمۃ جس کی فتنہ انگیزی اور شراب نوشی کی داستانیں مشہور تھیں، ایک دن جناب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا، اس وقت حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ آیت اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (پارہ ۲۷، سورۃ الحدید، آیت ۱۶) ﴿ترجمہ: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (سے)۔﴾ کی تفسیر میں بیان کر رہے تھے۔ آپ نے اس آیت کی ایسی تشریح کی کہ لوگ رونے لگے، ایک جوان مجلس میں کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا اے بندۂ مومن! کیا مجھ جیسا فاسق و فاجر بھی اگر توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا؟ آپ نے فرمایا، ہاں اللہ تعالیٰ تیرے گناہوں کو معاف کردے گا، جب عتبہ الغلام نے یہ بات سنی تو اُس کا چہرہ زرد پڑ گیا اور کانپتے ہوئے چیخ مار کر بےحوش ہوگیا، جب اُسے ہوش آیا تو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے قریب آ کر یہ شعر پڑھے:

اَیَا شَابًّا لِرَبِّ الْعَرْشِ عَاصِی	اَتَدْرِی مَا جَزَاءُ ذَوِی الْمَعَاصِی
سَعِیْرٌ لِّلْعُصَاةِ لَهَا زَفِیْرٌ	وَغَیْظٌ یَوْمَ یُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِی
فَاِنْ تَصْبِرْ عَلَی النِّیْرَانِ فَاعْصِهٖ	وَاِلَّا كُنْ عَنِ الْعِصْیَانِ قَاصِی
وَفِیْمَا قَدْ كَسَبْتَ مِنَ الْخَطَایَا	رَهَنْتَ النَّفْسَ فَاجْهَدْ فِی الْخَلَاصِی

(۱) اے اللہ کے نافرمان جوان! جانتا ہے نافرمانی کی سزا کیا ہے؟

(۲) نافرمان کے لئے پُر شور جہنم اور حشر کے دن اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی ہے۔

(۳) اگر تو نارِ جہنم پر راضی ہے تو بے شک گناہ کرتا رہ، ورنہ گناہ سے رُک جا۔

(۴) تو نے اپنے گناہوں کے بدلے اپنی جان کو رہن رکھ دیا ہے، اس کو چھڑانے کی کوشش کر۔

عتبہ نے پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہوگیا، جب ہوش آیا تو کہنے لگا اے شیخ! کیا مجھ جیسے بدبخت کی ربِ رحیم توبہ قبول کرلے گا؟ آپ نے کہا، درگزر کرنے والا رب ظالم بندے کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، اس وقت عتبہ سے سر اُٹھا کر رب سے تین دعائیں کیں:

(۱) اے اللہ! اگر تو نے میرے گناہوں کو معاف اور میری توبہ قبول کرلیا ہے تو ایسے حافظے اور عقل سے میری عزت افزائی فرما کہ میں قرآن مجید اور علومِ دین میں سے کچھ بھی سنوں، اُسے کبھی فراموش نہ کروں۔

(۲) اے اللہ! مجھے ایسی آواز عنایت فرما کہ میری قراءت کوسُن کر سخت سے سخت دل بھی موم ہوجائے۔

(۳) اے اللہ مجھے رزقِ حلال عطا فرما، ایسے طریقے سے دے جس کا میں تصور بھی نہ کرسکوں۔

دعا قبول: اللہ نے عتبہ کی تینوں دعائیں قبول کرلیں، اس کا حافظہ اور فہم وفہراست بڑھ گئی اور جب وہ قرآن کی تلاوت کرتا تو ہر سننے والا گناہوں سے تائب ہوجاتا تھا اور اس کے گھر میں ہر روز ایک پیالہ شوربہ کا اور دو روٹیاں (رزقِ حلال سے) پہنچ جاتیں، اور کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ کون رکھ جاتا ہے اور عتبہ غلام کی ساری زندگی ایسا ہی ہوتا رہا۔ یہ اُس شخص کا حال ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے لَو لگائی (صدق اللہ العلی العظیم)

اِنَّا لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ مَنۡ اَحۡسَنَ عَمَلًا ۚ﴿۳۰﴾ (پارہ ۱۵، سورۃ الکھف، آیت ۳۰)

ترجمہ: ہم ان کے نیگ ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں۔ (کنزالایمان)

سبق: عزیزو! توبہ کرنے میں نہ وقت صرف کرنا پڑتا ہے صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے یااللہ میری توبہ۔ تو اسکے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں یہ سب رسول اکرم ﷺ کا اپنی امت کے لئے کرم ہے ورنہ پہلی قومیں توبہ کرنے کے لئے خود کو قتل کرنے کے مامور تھے اور طرح طرح کی تکالیف جس کی قرآن واحادیث مفصّل ہیں۔

توبۃ النصوح از مثنوی شریف: گزشتہ دور میں نصوح نامی شخص تھا جو زنا کاری میں مبتلا رہا اس کا چہرہ عورتوں جیسا تھا اس لئے وہ اپنا مرد ہونا مخفی رکھ کر عورت بنا رہا۔ عورتوں میں گھس جاتا اور زنا کا ارتکاب کرتا۔ اس پر کسی کو شک بھی نہ گزرتا اس لئے کہ اس کا نہ صرف چہرہ بلکہ اس کی آواز اس کا جسم کا ہر حصہ عورتوں کی طرح تھا۔ وہ بادشاہوں کی لڑکیوں تک سے زنا کا ارتکاب کرتا رہا۔ عرصہ دراز اس میں مبتلا رہا بار ہا توبہ بھی لیکن بے سود کیونکہ نفس خبیث اس پر غالب تھا۔ ایک دن ایک بزرگ کے ہاں حاضر ہوکر دُعا طلب کی اگر چہ وہ بزرگ اس کے حالات سے باخبر تھے لیکن پردہ

فاش نہ کیا صرف اتنا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے توبہ کی توفیق دے۔ بزرگ کی دعا اثر کرگئی نصوح کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی توبہ کا ایک سبب بنایا وہ اس طرح کہ جس حمام میں یہ تمام عورتیں جمع تھیں وہاں شہزادی کا بیش بہا موتی گم ہوگیا جس کی تلاش میں تمام عورتیں سرگرداں تھیں۔حمام کو ہر طرف سے بند کردیا تاکہ کوئی وہاں سے باہر نہ جاسکے اور تمام عورتوں کا سامان ایک ایک کرکے دیکھا گیا لیکن موتی نہ ملا۔ بالآخر فیصلہ ہوا کہ ہر عورت کو ننگا کیا جائے اور یہ کام ایک دایہ (عورت) کے سپرد ہوا۔ دایہ نے اپنا کام شروع کیا۔ اور نصوح دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے زاریاں کررہا تھا کہ یارب بارہا میں نے توبہ کرکے توڑ دی۔ اب میرا پردہ رکھ کہ اگر پردہ فاش ہوگیا تو پھر میری خیر نہیں اگر میرا پردہ رہ گیا تو پھر میں تمام گناہوں سے سچے دل سے توبہ کروں گا۔ کبھی یہ فعل بد کا ارتکاب نہ کروں گا۔ اگر اس کے بعد بھی میں باز نہ آؤں تو پھر جو چاہے کرنا۔ اسی طرح یہ عجز و نیاز سے اللہ تعالیٰ سے عرض کررہا تھا کہ دایہ نے کہا اب نصوح کے کپڑے اتارو۔ نصوح سنتے ہی بے ہوش ہوگیا بلکہ جسم بے جان کی طرح پڑا تھا۔ ابھی اس کے پردے اتارنے کی باری نہیں آئی تھی کہ یک لخت شور اُٹھا کہ قیمتی موتی مل گیا ہے اس سے نصوح کی جان میں جان آئی۔ پھر تو عورت اُس کے ہاتھ پاؤں چومنے لگی اور ہر ایک یہی کہتی کہ ہم سب کا موتی کی چوری کا گمان تجھ پر تھا لیکن **خود غلط بود آنچہ می پنداشتیم** (یعنی جو ہم نے سوچا وہ غلط تھا)۔ موتی ہاتھ میں لے کر چلیں اور نصوح کو بھی اعزازاً اُٹھالیا۔ لیکن یہ ان سے آنکھ چُرا کر باہر نکل گیا اور اللہ تعالیٰ سے کہا یارب! تیرے احسان وکرم کی حد نہیں۔ میں ساری زندگی شکر ادا کروں تو کہاں اگر میرا ہر بال زبان ہوکر تیرا شکر کرے تو کس طرح کرے۔

ایک دن کسی نے کہا کہ تجھے شہزادی بلا رہی ہے اور تجھ سے سر دھونے کا کام کرانا چاہتی ہے۔ تو نصوح نے کہا کہ اسے کہو کہ میں بیمار ہوں۔ میرے ہاتھ پاؤں کام کے نہیں رہے۔ اس کے انکار کے بعد ایک بار موت سے نجات پائی ہے اب دوبارہ موت کے منہ میں جانا درست نہیں۔

اب الحمدللہ سچی توبہ کرلی ہے اب میں اسے نہیں توڑ سکتا جان جائے تو جائے لیکن توبہ بحال رہے گی۔ کیونکہ کرشمۂ قدرت دیکھ کر بچ گیا۔ اس کے باوجود پھر غلطی ہوگئی تو گدھوں سے بدتر ہوں گا۔

(روح البیان، پ۲۸،آیت تحریم:توبوا الی الخ)

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: سچی توبہ کے بعد انسان پایۂ کرامت پالیتا ہے جیسے نصوح مذکور کو دیکھ لو سچی توبہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایسا سبب بنایا کہ اس کا عیب ظاہر نہ ہوا اور تا قیامت اس کا نام روشن ہے۔ اسی طرح ہم بھی

سچے دل سے گناہوں سے توبہ کرلیں تو صاحبِ کرامت نہ بھی ہوں اور نام روشن نہ بھی ہوتو بھی یہ اعزاز کچھ کم ہے کہ اللہ عذاب وحشر سے محفوظ فرما کر جنت میں بہت بڑے انعامات سے نوازے؟

ازالۂ وھم: بعض جاہل لوگ آیت ''تَوْبَةً نَّصُوْحًا'' (پارہ ۲۸،سورۃ التحریم،آیت ۸) سے یہی شخص مراد لیتے ہیں وہ گنہگار ہوجاتے ہیں بلکہ آیات میں ''تَوْبَةً نَّصُوْحًا'' خالص توبہ مراد ہے اگر یہی نصوح مراد ہوتا تو آیت میں اضافت ہوتی حالانکہ آیت میں موصوف صفت ہیں۔نصوحاً کا لفظ مذکر ومؤنث کے لئے آتا ہے فَعُوْل کا وزن تذکیروتانیث دونو ں کے لئے آتا ہے۔(والتفصیل فی کتب النحو اُویسی غفرلہٗ)

توبہ النصوح کے شرائط وعلامات: توبہ حقیقت میں پشیمانی کو کہتے ہیں اوراس کا نتیجہ وارادہ ہے جوظاہر ہو۔اس پشیمانی کی علامت ہی ہے کہ انسان ہمیشہ حسرت ورنج اور گریہ وزاری میں رہے۔اس لئے کہ جب کہ یہ بیماری خطرناک مُہلک ہے تو یقیناً غم کی آگ باپ کے دل میں سلگے گی۔اور ظاہر ہے کہ ہر شخص اپنی جان کو بیٹے کی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔اور خدااوراس کا رسول اکرم ﷺ نصرانی طبیب (ڈاکٹر) سے زیادہ سچے ہیں،آخرت کی بربادی اورخرابی کا ڈرموت کے اندیشے سے بھی زیادہ ہوتا ہے اور بیماری سے کسی شخص کا مرجانا اتنا یقینی نہیں ہے جتنا معصیت اور گناہوں سے اللہ تعالیٰ کا ناخوش ہونا یقینی ہے اس کے باوجود اگر کوئی دل میں معصیت کی خرابی اور گناہوں کی آفت پر ایمان نہیں لایا، جتنا معصیت کا خواف دل میں زیادہ ہوگا اتنا گناہوں کے کفارہ میں وہ مؤثر ہوگا۔کیونکہ زنگ اور سیاہی جوگناہوں کے سبب سے دل پر لگ گئی ہے،ندامت اور حسرت کی زیادہ سے زیادہ آگ اس کو دفع کرے گی۔اوراس سے انسان کے دل میں سوز وگداز پیدا ہوگا۔

چنانچہ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھو کیونکہ ان کا دل سوز وگداز والا ہوتا ہے اور انسان کا دل جتنا پاک ہوگا،اتنا معصیت سے بیزار رہے گا اور گناہ کی لذت اس کی تلخ اور ناگوار معلوم ہوگی۔

حکایت: بنی اسرائیل کے ایک شخص کی توبہ قبول کرنے کئیے لیےاس وقت نبی علیہ السلام نے بارگاہِ رب العزت میں سفارش کی۔اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی اور ارشاد کیا''مجھے اپنی عزت کی قسم!اگر تمام آسمانوں کے فرشتے اس کے بارے میں سفارش کریں گے تو جب تک اس کے دل میں گناہ کی لذت باقی رہے گی میں اس کی توبہ قبول نہیں کروں گا۔

معلوم ہونا چاہیے کہ معصیت اگر چہ طلب طبیعت سے ہو،لیکن تائب کے حق میں اس کی مثال اس شہد جیسی ہے جس میں زہر کی آمیزش ہو،جس نے ایک باراس کو چکھ لیا اور اس سے اس کو تکلیف پہنچی تو وہ دوسری باراس سے اتنا خود

فزدہ ہوگا کہ اس شہد کو دیکھتے ہی کانپنے گا۔اور اس کی مٹھاس پر اس سے پہنچنے والی تکلیف اور نقصان کا خوف غالب رہے گا۔اس معنی پر انسان کو یہ بدمزگی ہر قسم کے گناہوں میں محسوس کرنی چاہیئے۔

انتباہ: معصیت کی مٹھاس میں زہر کی آمیزش اس سبب سے ہے کہ اس میں خدا کی ناراضگی ہے۔ہر گناہ کی یہی حالت ہے۔گناہوں کی پشیمانی کا اِرادہ تینوں زمانوں (ماضی،حال،اور مستقبل) سے تعلق رکھتا ہے،زمانہ کا ارادہ تو یہ ہے کہ تمام گناہوں کو ترک کردے۔فرائض واحکام اور ارشاداتِ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بجالائے۔اور زمانِ مستقبل کے لئے عزم کرے تمام عمر ترک پر قائم رہے گا اور ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرے گا کہ ہرگز آئندہ گناہ کا قصد نہیں کرے گا اور فرائض کی بجا آوری میں کوئی تقصیر نہیں کرے گا۔مثلاً ایک شخص کے لئے میوہ مضر ہے اور اس نے اِرادہ کرلیا ہے کہ ہرگز اس کا نام نہیں لے گا اور وہ اس ارادے میں کبھی شک اور سستی کا اظہار نہیں کرتا خواہ کتنا ہی اس کے کھانے کا شوق غالب ہو۔

شیخ طلق بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق بندوں پر اس قدر ہیں کہ ان کا ادا کرنا ممکن نہیں لہٰذا چاہیئے کہ ہر ایک بندہ صبح اُٹھے تو توبہ کرے اور رات کو توبہ کر کے سوئے۔

خباب بن حبیب ابی ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندے کے سامنے (قیامت میں) اس کے گناہوں کو لایا جائے گا تو وہ ایک گناہ دیکھ کر کہے گا،افسوس کہ ہمیشہ میں تجھ سے ڈرتا رہا تھا۔تو محض اس گناہ سے ڈرنے کی وجہ سے اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

مزید اقوال " انطاق المفهوم " ترجمہ "احياء العلوم" میں پڑھئے۔

توبہ کے اسباب: معلوم ہوا کہ جو لوگ توبہ نہیں کرتے ان کا علاج اس بات کو معلوم کرنے پر موقوف ہے کہ یہ لوگ کس وجہ سے گناہوں میں مصرف ہیں (گناہوں سے ان کی دل چسپی کا کیا سبب ہے) اور ان کو توبہ کرنے کا خیال کیوں نہیں آتا اس کے پانچ اسباب ہیں اور ہر ایک کا علاج جدا جدا ہے۔

(۱) وہ شخص عذابِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا ہوگا۔

(۲) اس پر خواہشات کا اس قدر غلبہ ہوگا وہ ان خواہشات کو ترک نہ کر سکے گا اور دنیاوی لذتیں اس کو اس قدر بے خود کریں کہ وہ آخرت سے بالکل بے خبر ہوجائے۔یہ بُری خواہشات مخلوق کو اکثر اللہ تعالیٰ سے دور کردیتی ہیں۔

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا فرما کر حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا

کہ اسے دیکھو۔انہوں نے دوزخ کو دیکھ کر کہا کہ اے رب! تیری عزت کی قسم کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جو اس کے احوال سن کر ادھر جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خواہشات کو جہنم کے آس پاس پیدا فرما کر حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اب دوزخ کو دیکھو۔حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دوبارہ دوزخ کو دیکھ کر کہا کہ اب ایسا کوئی نہیں ہوگا جو دوزخ میں نہ جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بہشت کو پیدا فرمایا اور جبرائیل علیہ السلام کو اسے دیکھنے کا حکم دیا جبرائیل علیہ السلام دیکھ کر کہنے لگے اب جو بھی اس کے اوصاف سنے گا وہ بے اختیار ادھر دوڑے گا۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشکل امور کو بہشت کے آس پاس پیدا کر کے فرمایا کہ اب بہشت کو پھر دیکھوانہوں نے بہشت کو دیکھ کر کہا الٰہی مجھے تیری عزت وجلال کی قسم مجھے خوف ہے کہ بہشت کے راستے کی سختیوں کے سبب کوئی بھی اس میں نہیں جائے گا۔

(۳) آخرت اُدھار ہے اور دینا نقد ہے انسان کی طبیعت نقد کی طرف زیادہ مائل رہتی ہے اور جو چیز آنکھوں سے غائب ہو اس کے دل سے بھی دور رہے گی۔

(۴) جو مومن ہوتا ہے وہ تمام دن توبہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔لیکن پھر کل اُٹھا رکھتا ہے اور اسکے سامنے جو آرزو اور خواہش آتی ہے تو کہتا ہے کہ اب تو اسے کرلوں۔دوسری بار نہیں کروں گا اور توبہ کرلوں گا۔

(۵) وہ سمجھتا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ گناہ انسان کو دوزخ میں ڈال دے گا بلکہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے۔ انسان اپنے حق میں ہمیشہ نیک گمان رکھتا ہے۔جب ایک شہوت اور خواہش کا اس پر غلبہ ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف کردے گا اور وہ اس کی رحمت سے اُمید رکھتا ہے۔

حقیقتِ توبہ: توبہ کی حقیقت،وہ نورِ معرفت اور وہ نورِ ایمان ہے،جو انسان کے دل میں پیدا ہوا اور اس کے ذریعہ سے وہ جان لے کہ گناہ زہرِ قاتل ہے۔جب وہ یہ دیکھے گا کہ اس نے زہر بہت سا کھالیا ہے اور ہلاک ہونے کے قریب ہے تو لازماً ندامت اور خوف اس کے دل میں پیدا ہوگا۔اس شخص کی طرح جو زہر کھانے سے پشیمان ہو اور ہمت سے ڈر گیا۔اب اس پشیمانی اور ڈر کی وجہ سے وہ حلق اور انگلی ڈال کر قے کرنے لگتا ہے۔سو رپھر دوا کی تلاش کرتا ہے تا کہ باقی اثر زائل ہوجائے۔اسی طرح جب یہ دیکھتا ہے کہ اس نے کچھ معصیت کی وہ زہر آمیز شہد کی طرح ہے جو بالفعل میٹھا تھا لیکن آخرکار اذیّت دے گا تو اس طرح وہ اعمال گزشتہ پر نادم ہوا اور خوف کی آگ اس کے دل سے سلگنے لگی کہ اب وہ تباہ ہوگیا اور اس خوف اور دہشت کی آگ سے گناہ اور معصیت کی رغبت بالکل نہ پائے اور حسرت دل میں پیدا ہو اور یہ ارادہ کرے کہ اب ایام گزشتہ کا تدارک کروں گا اور آئندہ کبھی گناہ کا نام نہیں لوں گا اور ظلم و جفا سے باز رہ کر مہر و وفا کا

راستہ اختیار کروں گا۔خلاصہ یہ کہ جس طرح پہلے وہ ناز،خوشی اور غفلت میں غرق تھا،اب وہ سراپا گریہ وزاری بن جائے اورحسرت و بےقراری اس سے ظاہر ہونے لگے اس طرح پہلے وہ غفلت شعاروں کی صحبت میں بیٹھتا تھا۔اب ان کے بجائے علماء وصلحاء کی ہم نشینی اختیار کرے۔

فائدہ: توبہ اسی پشیمانی کو کہتے ہیں نورِ ایمان نورِ معرفت اس کی اصل ہے اوراسکی شاخیں یہ ہیں کہ حالِ اوّل ترک کرے،اپنے ہر ایک عضو کو معصیت اور مخالفتِ شرع سے بچائے اوراسکو اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت میں لگا دے۔

سچی توبہ کی علامت: کسی نے کسی عالمِ دین سے پوچھا کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے کیا اسے اپنی توبہ کے مقبول یا غیر مقبول ہونے کا پتہ چل جاتا ہے؟

اس عالمِ دین نے جواب دیا،ایسی مکمل بات تو نہیں البتہ کچھ نشانیاں ہیں جن سے توبہ کی قبولیت کا پتہ چلتا ہے،وہ اپنے آپ کو گناہوں سے پاک رکھتا ہے،اس کے دل سے خوشی غائب ہو جاتی ہے،ہر دَم اللہ کو موجود سمجھنے لگتا ہے اور نیکوں کے قریب اور بُروں سے دور رہتا ہے،دنیا کی تھوڑی سی نعمت کو عظیم اور آخرت کے لئے کثیر نیکیوں کو بھی قلیل سمجھتا ہے اپنے دل ہر وقت فرائضِ خداوندی میں مصروف اور اپنی زبان کو بند رکھتا ہے،ہمیشہ اپنے گزشتہ گناہوں پر غور وفکر کرتا رہتا ہے اور غم و پریشانی کو اپنے لئے لازم کر لیتا ہے۔اس کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا نیز یہ کہ ایک کافر و فاسق و فاجر کی توبہ یکساں نہیں ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ فاسق کافر کی بخشش موت سے پہلے پہلے کلمۂ شہادت اور توبہ کے بغیر ناممکن ہے اور فاسق فاجر کی مغفرت موت سے پہلے توبہ اور پشیمانی کے ذریعہ ممکن ہے،اس لئے کہ ہر وہ گناہ جس کا تعلق خواہشات نفسانیہ سے ہے،اس کی مغفرت ممکن ہے اور ہر وہ گناہ جس کی بنیاد تکبر اور خود بینی ہے اور اس کی مغفرت ناممکن ہے،شیطان کی نافرمانی کی وجہ بھی یہی تکبر اور خود بینی تھی۔

اے غافل انسان!! تیرے لئے ضروری ہے کہ مرنے سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرلے شاید کہ اللہ تعالیٰ تیرے گناہوں کو معاف فرمادے۔

اُویسی کہتا ہے: وہ کریم جل شانہٗ کیوں نہ فرمائے گا جبکہ اس کی رحمت ہر وقت صدائیں لگاتی ہے

باز آباز آ ھر آنچہ ھستی باز آ	گر کافر وگبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نو میدی نیست	صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

(حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

یعنی تو واپس آ، تو واپس آ، تو جو کچھ بھی ہے واپس آ۔ اگر تو کافر ہے اور اگر تو آتش پرست ہے اور اگر تو بت پرست ہے تو بھی تو واپس آجا۔ ہماری یہ درگاہ ناامیدی کی درگاہ نہیں ہے اگر تو نے سو بار بھی توبہ توڑی ہے تو پھر بھی تو واپس آجا۔

اور وہ کریم عزوجل تو اپنے بندوں پر ماں باپ سے ہزاروں بار بڑھ کر مہربان ہے بلکہ توبہ کرنے والے کو بڑے انعامات سے نوازتا ہے اسی لئے ہر انسان پر لازم ہے کہ توبہ میں غفلت نہ کرے اور نہ ہی تاخیر۔ کیونکہ موت کا جھٹکا اچانک لگتا ہے۔

گناہ پر مداوت (اصرار): ۔خدانخواستہ اگر کوئی گناہ صغیرہ بالخصوص کبیرہ سرزد ہو تو نفس وشیطان کے وسوسہ پر دیر نہ کریں بلکہ فوراً کہیں یارب میری توبہ۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس سے کوئی گناہ سرزد ہو تو اسے چاہیئے کہ جلد ہی اس کا تدارک کرکے اس کا کفارہ دے، بزرگانِ دین نے کہا کہ احادیثِ شریفہ کی رُو سے آٹھ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر گناہ کے بعد گناہ کرنے والے سے سرزد ہوں تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ ان میں سے چار چیزوں کا تعلق دل سے ہے۔(۱) توبہ یا توبہ کا ارادہ (۲) اس کا عزم بالجزم کہ آئندہ ایسا نہیں کرے گا (۳) اس سے ڈرنا کہ اس گناہ کے سرزد ہونے سے عذاب میں مبتلا ہوگا (۴) عفو کی امید۔ باقی چار چیزوں کا تعلق جسم (یعنی اعضاء) سے ہے۔ دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد ستر مرتبہ استغفار کرے اور سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ پڑھے اور اپنی استطاعت کے مطابق خیرات ادا کرے اور ایک دن روزہ رکھے۔

فائدہ: بعض احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ اچھی طرح طہارت کرکے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے اور حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ جب تو نے ایک گناہ کیا تو مخفی طور پر عبادت کرنا اس کا کفارہ ہوگا اور اگر گناہ اعلانیہ کیا ہے تو اعلانیہ بندگی کرے۔

فائدہ: جب انسان زبان سے استغفار کرے اور دل میں توبہ کی نیت نہ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ زبان سے استغفار میں دل کی شرکت اس طرح ہوگی کہ مغفرت چاہنے میں تضرع وزاری (خشوع وخضوع) موجود ہے اور وہ ہیبت و ندامت سے خالی نہ ہو، ایسی صورت میں اگر توبہ کا عزم مصمم بھی نہیں کیا ہے جب بھی بخشش کی اُمید ہے۔ یہ کہ اگر دل غافل بھی ہو جب بھی زبان سے استغفار کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ اسی طرح زبان بیہودہ گوئی سے محفوظ رہی اور خاموش رہنے سے بہتر ہے کہ زبان کو جب استغفار کی عادت پڑ جائے تو گالی گلوچ اور بے ہودہ گوئی کے بجائے استغفار سے زیادہ رغبت ہوگی۔

حکایت: ایک مرید نے ابوعثمان مغربی قدس سرہٗ سے پوچھا کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دل کی رغبت کے بغیر میری زبان سے خدا کا ذکر جاری رہتا ہے آپ نے فرمایا کہ تم خدا کا شکر ادا کرو کہ تمہارے ایک عضو کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کام میں مصروف رکھا ہے۔

فائدہ: اس معاملہ میں بھی شیطان فریب کاری کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ جب تیرا دل ذکرِ الٰہی میں مشغول نہیں ہے تو زبان کو خاموش رکھ کہ ایسا ذکر بے ادبی ہے۔ شیطان کے اس فریب کا جواب دینے میں تین قسم کے لوگ ہیں۔(۱) جو شیطان کو اس فریب پر کہتے ہیں کہ تو نے سچ کہا اب میں تجھے زچ کرنے کیلئے دل کو بھی حاضر کرتا ہوں۔ یہ شخص شیطان کے زخم پر نمک پاشی کرتا ہے۔(۲) وہ ظالم شخص ہے جو شیطان سے کہتا ہے کہ تو نے ٹھیک کہا جب دل حاضر نہیں ہے تو زبان سے کیا فائدہ اور پھر وہ ذکر سے خاموش ہو گیا۔(۳) وہ نادان جو کہتا ہے کہ اگر دل کو میں حاضر نہ کر سکا تب بھی زبان کو ذکر میں مصروف رکھنا خاموشی سے بہتر ہے، اگر چہ دل لگا کر ذکر کرنا اس طرح کے ذکر سے کہیں بہتر ہوتا جس طرح بادشاہی ڈاکہ زنی، ڈاکہ اور جاروب کشی سے بدرجہا بہتر ہے اور یہ ضروری نہیں کہ جس سے بادشاہی کا کام سرانجام نہ ہو سکے وہ ڈاکہ ترک کر کے جاروب کشی اختیار کرے۔

انتباہ: توبہ پر قائم رہنا مشکل ہے بجز اس کے کہ خاموشی اور تنہائی اختیار کرے اور حلال روزی کھائے خواہ اس کے اپنے پاس موجود یا اس کے کھانے پر قادر ہو، سالک جب تک تشبہ کی چیزوں کو ترک نہیں کرے گا اس کی توبہ کامل نہیں ہوگی اور جب تک خواہشوں کو ترک نہیں کرے گا شبہات کا چھوڑنا دشوار ہوگا۔ بزرگوں نے کہا کہ سالک پر جب کسی چیز کی خواہش غالب ہو تو تکلف سے (قصداً) کو سات بار چھوڑ دے اسی طرح اس کا ترک کر دینا آسان ہوگا۔

فائدہ: زمانہ عارضی کے اِرادہ پر مطلب یہ ہے کہ گزرے ہوئے دنوں کا تدارک کرے اور اس بات میں غور کرے کہ حقوق الٰہی اور حقوق العباد کیا ہیں جن کہ بجالانے میں اس کی کوتاہی ہوئی ہے۔ حقوق اللہ و حقوق العباد کی تفصیل فقیر کے رسالہِ "الوتوق فی الحقوق" کا مطالعہ کیجئے۔

انتباہ: جب توبہ کی شرط ادا ہوگی تو توبہ درجہ کی قبولیت کو پہنچے گی۔ جب تم نے توبہ کی ہے تو پھر اس کے مقبول ہونے میں شک نہ کرو بلکہ یہ فکر ہونی چاہیئے کہ توبہ کی شرط ادا بھی ہوئی یا نہیں۔

خصوصی پند سود مند: جسے یقین ہے کہ انسان کے دل کی حقیقت کیا ہے اور جسم سے اس کا کس طرح تعلق ہے اور بارگاہِ الٰہی سے اس کو کیسی نسبت ہے اور کون سا امر اس کی محرومی کا سبب ہے تو وہ اس میں شک نہیں کرے گا کہ معصیت محرومی کا سبب ہے اور توبہ اس محرومی کا علاج ہے، قبولیت توبہ اسی کو کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ انسان کا دل ایک پاک گوہر ہے اور ملائکہ کی جنس سے ہے وہ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں حضرت الٰہیہ کا جمال نظر آتا ہے بشرطیکہ وہ اس دنیا

سے بغیر کسی میل کچیل اور زنگ کے گزرا ہو۔ انسان جب گناہ کرتا ہے تو اسکے دل آئینہ پر ہر گناہ کے صادر ہونے سے ظلمت طاری ہوتی ہے، اس طرح طاعت کے انوار اور معصیت کی ظلمتیں دل کے آئینہ پر مسلسل طاری ہوتی ہیں، جب سیاہی بڑھ جاتی ہے اور انسان توبہ کر لیتا ہے تو طاعت کا نور اس ظلمت کو دور کر دیتا ہے اور دل پہلی جیسی صفائی اور پاکیز گی کو حاصل کر لیتا ہے اگر اس نے گناہوں پر اتنا اِصرار کیا کہ اس کے جوہر پر زنگ لگ گیا اور اسکے باطن تک اس میں سرایت کر گیا تو پھر اس کا تدراک اس آئینہ کی طرح ممکن نہیں جس کے اندر زنگ اثر کر گیا ہو، ایسا دل توبہ نہیں کر سکتا۔ ہاں صرف زبان سے کہہ سکتا ہے کہ ''میں نے توبہ کی'' لیکن دل کو اس کی خبر نہیں ہوتی یعنی اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔

فائدہ: یاد رکھنا چاہئے کہ جس طرح میلا کپڑا صابن سے صاف ہو جاتا ہے اسی طرح کی دل کی ظلمت بھی طاعت وبندگی کے انوار سے پاک ہو جاتی ہے۔

توبہ کی قبولیت: توبہ کی قبولیت کے شرائط واسباب فقیر نے پہلے عرض کئے جب وہ پورے ہو جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ توبہ ضرور قبول ہوگی۔ جب کوئی بندۂ خدا توبہ کرے تو اسے چاہیئے کہ رب تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل وکرم پر اُمید رکھے کہ اس کی توبہ قبول ہوگئی لیکن چاہئے کہ خود سوچ لے کہ شرائط کے مطابق توبہ بھی کی ہے یا نہ۔

توبہ کا وجوب: صغیرہ گناہ تو کسی سبب سے معاف ہو سکتے ہیں لیکن کبیرہ بلا توبہ معاف نہیں ہوں گے کبائر کی تفصیل کے لئے فقیر کا اردو ترجمہ ''الزواجر'' کا مطالعہ کیجئے۔ یاد رہے کہ توبہ ہر ایک پر ہر وقت ضروری ہے تو معلوم ہونا چاہئے کہ جب کوئی بچہ بالغ ہوا اور وہ حالتِ کفر میں ہو تو اس پر توبہ واجب ہے، اس کو لازم ہے کہ کفر سے توبہ کرے۔ اگر ماں باپ کی تقلید میں مسلمان ہے زبان سے دوبارہ شہادت ادا کرے اور اپنے دل سے غافل ہے تو واجب ہے کہ اس غفلت سے توبہ کرے اور ایسی تدبیر کرے کہ اس کا دل حقیقتِ ایمان سے خبردار ہو، اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ دلیل جو علمِ کلام میں مذکور ہے اس کو سیکھے، کیونکہ اس کا سیکھنا ہر ایک پر واجب نہیں۔ بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ سلطانِ ایمان انسان کے دل پر اس طرح غلبہ حاصل کرے کہ یہ اس کا سراپا محکوم بن جائے۔

فائدہ: سلطانِ ایمان کے غلبہ اور حکمرانی کی علامت یہ ہے کہ جن اعمال کا تعلق جسم سے ہے وہ تمام کے تمام سلطانِ ایمان کے حکم کے مطابق ہوں، شیطان کی اِطاعت اس میں نہ پائی جائے اور جو آدمی گناہ کرتا ہے تو اس کا ایمان کامل نہیں ہوتا۔

حدیث شریف: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ وہ زنا کرے اور زنا کے وقت وہ مومن رہے اور کوئی چوری کے وقت مومن رہے۔

فائدہ: اس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقصد نہیں کہ وہ حالتِ زنا یا حالتِ چوری میں کافر ہے۔ لیکن ایمان کی چونکہ بہت سی شاخیں ہیں اور ان میں سے ایک فرع یہ ہے کہ زنا کو زہرِ قاتل سمجھے اور ظاہر ہے کوئی بھی زہر کو جان بوجھ کر نہیں کھاتا۔

پھر اگر زنا کا مرتکب ہوتو سمجھ لے کے شہوت کے سلطان نے اس کے شاہِ ایمان کو شکست دے دی ہے اور اس کی غفلت سے ایمان غائب ہوا یا اس کا نور شہوت کی ظلمت میں چھپ گیا۔

فائدہ: اس سے ظاہر ہوا کہ اوّل تو کفر سے توبہ واجب ہے اگر چہ کافر نہیں ہے بلکہ ایمان تقلیدی اور عادتی رکھتا ہے تو توبہ کرے اور ایسا بھی نہیں تو اَغلَب یہ ہے کہ کوئی بھی گناہ سے پاک اور خالی نہیں ہوگا تو اس صورت میں بھی توبہ واجب ہے، اگر اس کا تمام ظاہر معصیت سے خالی اور پاک ہے تو پھر اپنے باطن پر نظر ڈالے کہ وہ حسد، تکبر، غُرور، رِیَا اور اسی قسم کے دوسرے گناہوں اور مُہلکات سے خالی نہیں ہوگا۔ جو دل کی پلیدیاں اور گناہوں کی جڑیں ہیں ان سب سے توبہ واجب ہے تا کہ ہر ایک کو حدِ اعتدال پر لے آئے اور ان تمام شہوتوں کو عقل وشرع کا مطیع بنادے۔

فائدہ: یہ امر بڑی ریاضت چاہتا ہے۔اور اگر کوئی انسان ان بُرائیوں سے بھی پاک ہے تب بھی وہ وسوسوں، بُرے خیالات اور نفس کے خطرات سے پاک نہیں ہوگا اور ان تمام چیزوں سے توبہ کرنا واجب ہے۔اگر ایسا ہے کہ ان تمام مذکورہ باتوں سے بھی خالی ہے۔تب بھی وہ بعض احوال میں ذکرِ حق سے غفلت کرتا ہوگا۔اور اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے، خواہ ایک لحظہ کے لئے ہی کیوں نہ ہو یہ تمام نقصانات کی اصل ہے۔(کہ انسان لمحہ بھر کے لئے بھی خدا کو فراموش کردے) اس سے بھی توبہ کرنا واجب ہے۔

اگر بالفرض ہمیشہ ذکر وفکر میں مصروف رہتا ہے کہ ذکرِ الٰہی سے کبھی غافل نہیں ہوتا تو اس صورت میں بھی مختلف درجات ہیں اور جب ایک درجہ تو بہ نسبت بالائی درجات کی، وہ حالتِ نقصان میں ہے تو درجۂ نقصان پر قناعت کرنا جبکہ بالائی درجہ پاسکتا ہے تو خسارے کا سبب ہے اور اس پر توبہ واجب ہے۔

گناہوں کی نُحُوسَت اور شامت: کسی نے کیا خوف فرمایا ہے،

شامتِ اعمالِ مَا صورتِ نَادِرُ گرِ فُتْ

یعنی ہمارے اعمال کی شامت نے بُرے دن دکھائے۔

عوام تو گناہ کر کے خوش ہوتے ہیں کہ خواہش نفسانی خوب ہوئی لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ قبر وآخرت میں کتنی بڑی سزا و عذاب ہوگا (تفصیل دیکھنی ہے تو فقیر کا رسالہ ''احکم الحاکمین کا جیل خانہ'' پڑھئے) لیکن تجربہ شاہد ہے کہ دنیا میں بھی گناہوں کی نحوست اور شامت ایسے بُرے طریقے سے سرہوتی ہے کہ پناہ بخدا۔۔۔۔۔۔۔

مشورۂ اُویسی: زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں سوائے انبیاء ومرسلین علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کاملین رحمھم اللہ کے، موت کا علم کسی کو نہیں۔آج آئے یا کل یا بیٹھے یا سوتے وقت جان چلی جائے۔کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں	ساماں ہے سو برس کا کل کی خبر نہیں

اسی لئے موت کے بعد پہلی منزل کا حال نبی پاک ﷺ نے یوں ارشادفرمایا، ” إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ “۱ یعنی ” قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔“ اس کی وجہ یہی ہے کہ قبر میں گناہوں سے پاک ہوکر مرا تو قبر جنت کا باغ ہے اگر خدانخواستہ گناہ سر پر رہے اورمرنے سے پہلے توبہ نہ کرسکا تو قبر دوزخ کا گڑھا ہے (معاذاللہ) اس کریم جل شانہٗ کا وعدۂ کریمہ ہے کہ مرنے سے پہلے گناہوں سے توبہ کی اس کے لئے بخشش ہے۔ ورنہ عذابِ قبر۔ پناہ بخدا، اورقبر میں نامعلوم کتنا عرصہ گزارنا ہے اس کے بعد پچاس ہزار سال کا دن حساب وکتاب میں پھر قسمت اچھی تو دائماً جنت نصیب ہوگی ورنہ دوزخ۔ اسی لئے برادران سے اپیل ہے کہ توبہ سے غفلت نہ کریں خدانہ کرے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو فوراً عرض کرے اورتہِ دل سے کہے یارب میری توبہ۔ ورنہ سوتے وقت تو گناہوں سے توبہ کرکے سوئے کیا خبر نیند ہی میں موت آجائے۔

۱ (سنن الترمذی، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب منه الجزء ٤، الصفحة ٦٣٩، الحديث ٢٤٦٠، دار إحياء التراث العربی، بيروت)

طریقه توبه: سچے دل سے کلمۂ استغفار (کلمہ پنجم) جو ہر نماز کی کتاب میں ہے فقیر اسے مع ترجمہ عرض کرتا ہے۔

کلمۂ استغفار: اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّی مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْخَطَاءً سِرًّا اَوْعَلَانِيَّةً وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَ سَتَّارُالْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

یعنی معافی مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے جو میراپروردگار ہے ہر گناہ کی جو میں نے جان بوجھ کی کیا یا بھول کرکیا چھپ کرکیا یا ظاہراوراسکے حضور میں میری ہر گناہ سے توبہ چاہے وہ گناہ مجھے معلوم ہو یا وہ گناہ مجھے نہ معلوم نہ ہو۔ بیشک تو چھپی باتوں کا جاننے والا ہے اورعیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ اور گناہ سے بچاؤ اور نیکی کی توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے جو بلند اور بڑی عظمت والا ہے۔

عربی عبارت نہ سہی تو اُردو (ترجمہ) ہی پڑھ لیں۔ ورنہ اتنا کہنا بھی کافی ہے (یااللہ میری ہرگناہ سے توبہ)۔

فقط و السلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور، پاکستان (۳رجب المرجب ۱۴۲۷؁ بروز ہفتہ ۱۲ بجے۔)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَحۡمَةً لِّلۡعَالَمِیۡنَ ﷺ

فضائلِ توبہ

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

و الصلوٰة و السلام علی من کان نبیاً و آدم بین الماء ولطین

و علی آله الظیبین و اصحابه الطاهرین

مقدمه

اما بعد! اس رسالہ میں فقیر توبہ کے متعلق مختصراً عرض کرتا ہے۔ تفصیل کے لئے "احیاء العلوم" کا اردو ترجمہ "انطاق المفهوم" پڑھیئے۔ لغت میں توبہ بمعنی رجوع اور شریعت مطہرہ میں گناہوں سے باز آنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا مومن کا پہلا قدم ہے اور سالکانِ راہِ طریقت کی ہدایت اسی میں ہے اور یہ مومن کیلئے ضروری ہے۔ اسلئے کہ آغاز پیدائش سے آخر عمر تک گناہوں سے پاک رہنا فرشتوں سے ہی ہوسکتا ہے۔ انسان سے (علاوہ انبیاء علیہم السلام کے) ناممکن ہے اور تمام عمر معصیت میں گرفتار رہنا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کرنا شیطان کا کام ہے۔ توبہ سے معصیت کا راستہ ترک کرنا اور اطاعت الٰہی اختیار کرنے کا کام آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا ہے جو کوئی توبہ کر کے گزشتہ تقصیرات کا علاج کر لیتا ہے گویا اس نے آدم علیہ السلام سے اپنی نسبت درست کر لی مگر تمام عمر اطاعت میں بسر کرنا آدمی سے ممکن نہیں۔ کیونکہ ابتدائے آفرینش ہی سے اس کو ناقص اور بے عقل بنایا گیا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر شہوتِ نفسانی کو اس پر مُسلَّط